

يُضِلُّ مَرِيضًا وَيَهْدِي كَرِيمًا

بِعَوْنِ تَعَالَى رَسَالَةُ بَيِّنَاتٍ مَوْلُودٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَرُدُّوا زَيَّاتٍ قُبُورُ الْمَوْسُومِ تَحْقِيقُ الْمُسْلِمِينَ جَوَابُ الْبَيْتِ

لِلْمُسْلِمِينَ

لِلْمُسْلِمِينَ

مَنْ تَصْنِيفُ قَائِمِ نَوَابِ مِيرْزَا دَلِيرُ خَيْرُ مَوْلَايَا كَرِيمِهَا حَسْبُ زِيَّاتٍ جَنَابِ جَدِّي مَرْزَا حَسْبُ دَامَ أَقْبَالُ

دَرْ مَطْبَعِ حَسَنِ حَسَنٍ طَبْعُ





بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۴۳۱ھ  
۲۲ III ۱۴۳۱ھ

عبد محمد خدا و نعمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمہ کترین بندگان احمد فوارہ  
والد حبیب اسکنر صاحب متوفی بحیوان منکرین حدیث سلف و خلف کے جذبات  
صحیح معرض تحریر میں لایا ہی تاکہ سترابی انکی شریعت محمدیؐ نظامہ روح جادی اور معلوم  
کہ ہمہ لوگ تابع شریعت بنوی کی نہیں ہیں بلکہ تابع شریعت عبدالوہابؒ کی ہیں  
کہ جبکہ تمام علماء مکہ فی حکم سلطان روم کی قتل کیا اور انکو کلاب النار قرار دیکر مٹا دیا  
چنوا و یا تفصیل ذیل اس حال اور صحت اس مقال کے پیچ کتابی درالمنہاج کی موجود  
واضح ہو کہ بالفضل جو بعض منکرین مولود فاتحہ و درود و زیارت سورنی باعانت  
نوسلم صاحب کے فرضی تقریر بطور خود قیام کر کے چھپائی ہے شاید کہ وہ اس حدیث  
احداثی انما هذا الیس منہ فیہ کی ضمیر کے منہ بخونی سمجھی نہیں ورنہ وہ بر حقیقت



آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی نسبت ان امور کی چون ارشاد فرمایا ہی موجب  
 روایت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ جو چیز نئی پیدا کی گئی اور مخالف ہو قرآن و سنت یا  
 اجماع یا اثر کی پس وہ بدعت ضالہ سیئہ ہے اور جو چیز نئی پیدا کی گئی نیکی میں سے  
 اور بہن میں ہے مخالف ان چیز و عین سے پس وہ محمودہ فقط اور فرمایا رسول خدا  
 فی حدیث دما راہ المسلمان حسنا فہو عند اللہ حسن و ما راہ المسلمان قبیحا فہو عند اللہ  
 قبیح انتہی یعنی جو چیز کہ دیکھیں اوسکو مسلمان نیک پس وہ نیک ہے نزدیک الہی  
 اور جو چیز کہ دیکھیں مسلمان اوسکو برا پس وہ بری ہی نزدیک الہی اور فرمایا نبی خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالۃ یعنی نہیں جمع ہوگی امت میری گمراہی پر  
 مسلمانوں نے اوسپر اور راہ مسلمانوں کی حق ہی ساتھ دلیل حدیث کے اور فرمایا پیغمبر خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث من سن فی الاسلام سنۃ حسنة فله اجرھا و اجر  
 من بعدہ علی لہا من بعدہ من چاروں نیقض من او جو مرہم شئی انتہی یعنی جو شخص  
 پیدا کری پیچ اسلام کے طریقہ نیک پس واسطی اوسکی ثواب اوسکا ہی اور جو پیدا کرے  
 راہ بد پس واسطی اوسکی ضرر اوسکی ہے اگرچہ کل بدتہ ضالہ کا حکم تھا لیکن عذاب  
 تعمیر لیسندہ اور توارد ان احادیث کے خاص کر دیا گیا یعنی جوئی چیز کہ موافق نہ ہو  
 نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بدتہ ضالہ اب کچھ جای متعرض باقی نری اور اسطرح قولہ تعالیٰ و انت



کلا متی یعنی وی کیکن تلبیس کو تمام چیزیں میں اس سے جو کرام اور مرد خاص حسن  
 و موصوفی تلبیس سے اور چنانچہ مطابق اسکی ایک حدیث مشکوٰۃ میں موجود ہے لہجۃ  
 السود ادواء یعنی کلو بخرو دوا ہی کل بیماری کی اندر ضرورت ہم ان مسلمانان کو  
 امراض مختلفہ میں بہت ادویات دیگر انواع قسم کی علاج کرتی دیکھتی ہیں میں بہت  
 قول قوم طاعیہ اس حدیث پر بیکار عمل نہ رہا باز آدم بطلب چنانچہ قولہ تعالیٰ  
 ایضاً علیٰ تعالیٰ پس انعقاد مجلس مولود شریف خاص کار خیر میں داخل ہے کوئی بات  
 اس میں بدعت ضالہ کی دریافت نہیں ہوتی اور نہ کسی جا پر قرآن اور حدیث میں خالص  
 مجلس مولود کر نیکی مانعت ثابت ہوتی ہے بلکہ قدیم سی اس پر اتفاق و اجماع تمام علماء  
 معظمہ رہا ہے جیسا کہ پہلے کتاب تنویر فی مولود البشر کی آیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ  
 روایت ہے کہ انیحدث ذات یوم فی بیتہ و قال ولادۃ صلی اللہ علیہ وسلم یقع  
 فنبشرون و یحمدون و اذا جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاکملہ لکشف لقی امی ابن عباس رضی  
 اللہ عنہما کہ بتی ایک دن اپنی گھر میں حالات ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 سب سے ایک قوم کی اور وہ قوم آپکی بیان مولود شریف سے خوشی کرتی تھی اور حمد  
 کرتے تھے کہ ناگاہ گذر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واجب ہے  
 مجھے شفاعت منہاری اور اسی کتاب میں دوسری حدیث ثبوت بیان مولود شریف



یہی حدیث عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ صرحی البنی صلعم الی بیت عامر انصار یصلعم  
 وقایع ولادتہ صلعم لابنائہ وعشیرتہ ویقول ہذا الیوم ہذا الیوم فقال البنی صلعم  
 ان اللہ فتح علیک ابواب رحمہ والملائکہ لیسبقنک انتی یعنی ابی الدرداء صحابی  
 کہتی ہیں کہ گیا میں ساتھ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر عامر انصار کی وہ سکھارہا تھا  
 وقایع ولادت آنحضرت کی اپنی بیٹوں اور کہنی کو اور کتابتہا کہ یہی دن یہاں  
 دن پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فی کہو لی اللہ  
 او بیٹیری دروازہ رحمت کی اور واسطہ تمہاری استغفار کرتی ہیں ملائکہ انتی جو  
 میں مولود شرف قیاس حدیث اور اصحاب اور تابعین اور علمائے سنیہ قیدوں کے  
 ثبات ہووی من بعد او سکودام یا کردہ کہنا چہ منی وارد اور خود خدا تعالیٰ نے مولود  
 موسیٰ علیہ السلام کا سورہ قصص میں اور عیسیٰ علیہ السلام کا سورہ مریم میں اور بیان مولود  
 ہماری حضرت صلعم کا صاحب سیرت شامی اور جزیری اور تلمسانی اور ماوردی  
 اور نودی اور عسقلانی اور امام غزالی اور شیخ جلال الدین سیوطی اور ابن جوزی رحمہم  
 وغیرہ فی الکتاب اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی فی ملج البتوت میں اور شاہ ولی اللہ  
 اور شاہ عبد الغزیز صاحب اسپر راہ عمل کرتی رہی ہیں چنانچہ ثبوت او کا تفسیر سورہ  
 طہاری یہ جو ماہان او سکودام یا کردہ کہنا کہ اپنی عاقبت گندی اور غراب کرتی ہیں شیا



کہ انکو یہ خبر نہیں ہی کہ قدیم سی اجماع اہل سنت و جماعت کا اوپر انعقاد محفل مولود  
 شریف کی ہے اور کسی خفی اور جنہلی اور شافعی اور مالکی و شافعی اور سکو مثل و ہابہ طانیہ بخدیہ کے  
 حرام تو کجا بلکہ مکروہ نہیں لکھا ہی التبیہ ایک فاکہانی ناکہانی فی حالت پیری میں اسکو  
 بسبب ضعف و مانع کی مخافت عقل ہو گئی تھی بیان مولود شریف میں کچھ وہم مارا ہے  
 چنانچہ شیخ جلال الدین بلوطی اور محدثین نے وہ جواب فدان سکاں و سکو و فی بن کہ جب اسکو  
 دیکھی تو معلوم ہو کہ کس قدر اوپر ادائی فاکہانی کی اثر افس کئے ہیں اور اصل مولود شریف کے  
 احادیث ثابت کی ہے پس اس بچارہ کو سوائی تابع داری اجماع کی کیا چارہ قول شاہ  
 عبد العزیز صاحب اور نیز مولانا شاہ عبد العزیز صاحب سے سسرہ در جواب سبیلے  
 کہ استفتاء از مجلس محرم و مرثیہ خوانی نمودہ افادہ فرمودہ کہ در تمام سال دو مجلس و خانہ  
 فقیر متقدمشود اول کہ مردم روز عاشورہ یا یکد و روز پیش ازین قریب چار صد یا  
 پانصد بلکہ قریب ہزار کس فیادہ اذان فراہم می آیند و درود می خوانند بعد از انکہ  
 فقیر می آید می نشیند و ذکر فضائل حسین کہ در حدیث شریف و ارشادہ و در بیان  
 و انجہ و احادیث اخبار شہادت این بزرگان و تفضیل حالات و بدائی قاتل انبیاء  
 و ارشادہ تیر بیان کردہ میشود وین ضمن بعض مرثیہ از خبر مردم یعنی جن و پرے  
 کہ حضرت ام سلمہ و دیگر صحابہ شہیدند نیز مذکور میشود و خوبا خوش کہ حضرت ابن عباس



و دیگر صحابه و بیه اند و ولایت بر او طامده مزاج مبارک جناب حضرت رسالت مآب  
 کینند گویید و بعد از آن ختم قرآن و پنج آیه خوانده بر حاضر فاتحه نموده می آید و درین بین  
 اگر شخصی خوش الحان بخواهد یا مرثیه شروع نمود اکثر حضار مجلس و این تقدیر  
 هم وقت و کالاتق میشود نیست قدری بعد می آید پس اگر خیر لاتر و فقیر بهین  
 وضع که مذکور شد جائز نمی بود اقدام بر آن اصلاً نمیکرد باقی ماند مجلس مولود مصر  
 پس حالت نیست که تاریخ دوازدهم شهر ربیع الاول که مردم موافق معمول  
 فراموش شدند و در خواندن عز و د شریف مشغول گشتند و فقیری آمد اولاً بعضی از  
 احادیث و فضائل آنحضرت صلی الله علیه و سلم مذکور میشود بعد از آن ذکر ولادت  
 با سعادت بیان می آید و بتندی از حال ضاع و حلیه شریف و بعضی از آثار که در  
 او آن بظهور آمد معترض میان می آید پس بر حاضر از طعام یا شیرینی یا نهد خوانده می  
 آن سجاوین مجلس میشود و علاوه زیارت مولی مبارک آنحضرت صلی الله علیه و سلم  
 نیز معمول قدیم است انتهى کلامه الفاضل عبد الغنی قدس سره او فرمایا مولوی حاق  
 صاحب نامه مسائل مین پنج سوال عرض قیاس بر مولود شریف غیر صحیح است زیرا که  
 در مولود شریف ذکر ولادت خیر البشر است و آن موجب فرحت و سرور است  
 و در شرع اجتماع بر فرحت و سرور که خالص از بدعات و منکرات باشد آمده



و برای اجتماع خزن و شتر و ثوابت فشدہ دنی الواقع فرحت مثل ولادت آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم در دیگر غمست پس دیگر ایرین قیاس صحیح نخواهد شد کام شد قول مولو  
 اسمعیل بن دیکو کہ یہاں ہے مولو یصاحب صوفی پنج کار خیر و شایع نہایت بین دلیر کی مگر  
 محفل مولود کو جائز فرمایا انتہی اور ابن ماجہ غیرہ فی ہرگز واسطہ انعقاد مجلس مولود کی منع نہیں کیا  
 ہی البتہ مجلس مولود میں بجز ذکر اللہ و احادیث و معجزات و کلمات کے دوسری و اسیات مثل  
 چرس و نیک و حقہ و شراب و غیرہ موجود نہونی پاپی اور صرف مال تیم عمل میں نہ آوے  
 چنانچہ یہ جملہ امورات کو ہر وقت و ہر حال میں حکم ممانعت محال ہے بہر خصوصیت  
 ساتھ مجلس مولود کی کیا ہی اور یقین کہ جسکو کار خیر انعقاد مجلس مولود شریف کی توفیق  
 ہوگی وہ ہرگز ان امورات و اسیات محرمات کو جائز و درست نہ سمجھتا ہوگا اور  
 قطع نظر ازین معاملات دینی میں اہل مکہ و مدینہ قابل شدہ اور لائق استدلال ہیں  
 کسواسطی کہ وہیں سے اسلام جاری ہوا اور اسی جا آخر کو سمٹ کر چلا جاوے گا پس یہ جاکہ  
 خاص باتفاق اہل مکہ مدینہ میں محفل مولود منعقد ہوتی ہو پھر اور و نہ کو کیا مجال دم زنی ہے  
 یار و جای منوس اور مقام انصاف و غور ہے کہ جب کفار بروز سجات و مخلصی  
 موسیٰ کی روزہ رکھیں اور ابولمب سا کافر بسبب آزاد کرنی توبہ نندی بشارت  
 رسان میلا و شریف کی بروز و شنبہ غذاب و وزخ سے تخفیف پائی و آئے



بر حال نو مسلمان امتی آنحضرت صلعم کی کہ تاریخ بارہویں شہر ربیع الاول یوم  
 ووشنبہ کو نہ یاد رکھیں اور او سرور محفل حسنہ مولود شریف جمع کر کی باطنہا زکریا و معجزات  
 و کرامات آنحضرت صلعم خوشی نکرین اور لوگوں کو داخل حنا ت نکرائیں اور ضا  
 اگر موجب قول نو مسلمانان کی ترون ثلاثہ میں یہ امر کثرت ساتھ سنت یا مجموعی کے  
 نہوا ہی تا ہم مجلس مولود کسید طرح بدعت ضالہ و سیئہ نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر انہ مجلس  
 مولود ہر ایک بدعت حسنہ و واجبیہ مندوبہ و مباحہ بدعت سیئہ و ضالہ ہو جاویں تو  
 یہ تمام بدعت ہای مفصلہ ذیل مثل تعمیر مدرسہ و مساجد و خانقاہ و حوض و دروہ مسجد  
 و تعلیم اصول فقہ و علم جرح و قدح حتی کہ نام خدا لینا باعتبار لفظ فارسی کی بدرجہ اول  
 محرمہ و سیئہ ہو سکتی ہیں کہ جنکو صحابہ و تابعین و ائمہ اربعہ فی نہایت حسن مطابق  
 دین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری فرمایا ہی یہ کمال تعصب و ابلہ فیری کے  
 بات کہ نو کرمی مدرسہ و خورش سو و ختم صحیح بخاری بموجب عمل قطب الدین افضا  
 و صرف مال یتیم کہ جو قطعی ناجائزی حلال کر لیا جاوی اور خاص احتیاط مجلس میلاد  
 شریف حرام محرمی وقت مذکورہ الخیر الوالات با سعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 قیام کرنا مختار مجلس میلاد میں کچھ قباحت نہیں کیونکہ اعلیٰ آنحضرت میں خود  
 تعارف نامی آیت و ما ارسلناک شاکھدا و صلیت علیک و نذیرا یسئو علی اللہ و رسول



وَتَعَزُّوهُ وَتُقِرُّوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بِكَمْرَةٍ وَاصِيدَةٍ اِنْتَهیٰ یعنی تحقیق بیجا مہنی محکو  
ای محمد گواہ افعال و اقوال امت کا تمہاری خوش خبری دینی والا اور ڈرائیو والا  
ایمان لاوی امت تمہاری ساتھ الہ اور رسول اسکی سکے اور تعظیم کریں وہ  
لوگ اسکی اور بزرگ جانین اوس رسول کو اور ساتھ پاکی کے یاد کریں اللہ تعالیٰ کو  
نمازین ہر صبح و شام ۱۲ ایضاً و قولہ تعالیٰ مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ  
یعنی جنی اطاعت کی خدا کی رسول کے پس تحقیق اطاعت کی خدا کی اور تعظیم  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بھی ثابت ہی حدیث عن ابی ہریرۃ قال کان رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس معنای المسجد یحذر شافراً اقام قیاماً حتیٰ نزله  
فقد حذر یسوت بعض انروا جہ انتہی یعنی تہی رسول بیٹھی ساتھ ہماری مسجدین  
باتین کرتی تہی ہسی پر کھڑی ہو جاتی تہی یہاں تک کہ دیکھ لیتی تہی او کو تحقیق داخل  
موسکی بن کر میں بعض کے پیوں اپنی میں اونیہ موجب قول امام زہری و قد  
استحسن التیام عند ذکر مولودہ الشریف احمد ذوالروایہ وروایت یحییٰ بن  
کان فیہ صلی اللہ علیہ وسلم و مرآۃ انتہی یعنی تحقیق مستحب ای علماء فی قیام کو نزدیک  
ذکر ولادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امامون فی صاحب روایات اور روایت کے  
پس مبارکباد ہو جو واسطہ اس شخص کے کہ ہودی تعظیم رسول اللہ کی مقصود اسکا اور



عرض اوسکی ایضا آیت لا ترفعوا أصواتکم فوق صوت النبیین اسی یعنی  
 نہ بلند کرو تم تو اپنی اور اپنی آواز بنی صلعم کے جیکہ تعظیمِ آنحضرت کی از روی آیات احادیث  
 مندرجہ بالا کی تحقیق و ثابت ہو چکی اور یہ بات ہی حدیث سی ثابت ہی آنحضرت  
 رور قیامت کو امت کی حال کی شاید ہوگی بموجب روایت ابن عباسؓ کی حدیث  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَجْرُاقِي حَتَّى الْقَدَاةِ يَكْرُمُهَا الْوَجَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ  
 وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبِي أَيْضًا فَلَمَّا رَأَيْتُهَا عَظُمَ مِنْ سُورَةِ الْقُرْآنِ إِذَا ذَكَرَهَا  
 رَجُلًا تَلَّ نَسِيْبَهَا رَأَاهُ الْإِزْمِيلُ وَابْنُ دُرَّةٍ ذَكَرَهَا فِي الْمَشْكُوتَةِ يَعْنِي كَمَا بَيْنَ  
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں کہ پیش کنی جاتی ہیں مجھ پر اچھی کام امت  
 اپنی کے حتی کہ کاشا کہ کالا اوسکو آدمی نے مسجد سی اور پیش کنی جاتی ہیں بری کام  
 امت کی پس نہیں دیکھتا ہونین کوئی بُرا کام کہ وہ برا ہو سورہ قرآن شریف کے  
 کہ اوسکو پُر بھر بھول جاوی روایت کیا اوسکو ترمذی اور ابوداؤدنی ذکر کیا  
 اس حدیث کو مشکوٰۃ شریف میں ایضا روایت ہی ابی ذر سی قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أَصْحَابِي أَحْسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوُجِدَتْ  
 فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهِمَا أَلَا تَعْلَمُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوُجِدَتْ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهِمَا  
 الْخَنَازِمَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَدْرِي مِمَّا مَسَلَمَ ذَكَرَهُ فِي الْمَشْكُوتَةِ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا



ابی ذرؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کنی جاتی تین مجہر اعمال امت میرے  
 کی اچھ اور بُری پس پتا ہوں میں اچھی اعمال اوکلی میں کاٹنا کہ دور کر دیا  
 رستہ سی اور پتا ہوں میں بُری اعمال اوکلی میں تھوک کہنکار مسجد میں کہ نہ دفن  
 کری روایت کیا اسکو مسلم نے ذکر کیا اسکو مشکوٰۃ میں باب مساجد میں ایضاً  
 اور کہا شامی نے باب گیارہ میں تھوڑا سا پہلی ابواب زیارت قبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 کیسی اور جلال سیوطی نے انباء میں قال الاستاذ ابو منصور عبد القادر  
 البغدادی فی فتاواہ قال المتکلمون المحققون من اصحابنا ان نبینا  
 صلی اللہ علیہ وسلم معی بعد وفاتہ وانہ لیتبشرون بطاعات امته ویمسح  
 بمعاصیہم انتہی کلامہ معنی کہا استاد ابو منصور عبد القادر بغدادی نے اپنے  
 فتاویٰ میں کہ کہا اہل کلام محققین اصحاب ہماری نے معنی اہل سنت جماعت سی  
 کہ نبی ہماری صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں بعد وفات اپنی کی اور خوش خبر ہوتے  
 ہیں ساتھ نیکیوں امت اپنی کی اور عذابیوں ہوتی ہیں ساتھ بدیوں امت اپنی کے  
 درحالیکہ یہ بات آیات احادیث صحیحہ سی ثابت ہونی کہ تعظیم آنحضرت کے  
 اور گزندہ کیفیت اعمال امت کا اپنی ملاحظہ سی اور خوشنود ہونا آن سرور کائنات  
 بدریافت اعمال صالح امت کے اور بخلاف اسکی ناخوش ہونا آنحضرت کا بدریافت



اعمالِ بدامت کی ثابت و محقق ہے پس اندرین صورت اگر کوئی گروہ یا جماعت  
 مومنین بیچ کار خیر مجلس مولود شریف کی ہنگام اجتماع خاص ذکر اور میلاد  
 شریف کا کہ جس میں تمام ملائکہ روی زمین حاضر و اسادہ تہی کثرین ہو دین اور قیام  
 کریں تو گویا اونہوں نے پوری اتباع سنت ملائکہ و صحابہ کرام آنحضرت صلعم کا کرکی  
 مزاج آنحضرت کا اپنی تابعداری سے نہایت رضا مند و خرمند کیا تاکہ آنحضرت  
 صلعم کو واضح ہو جاوی کہ حسب طرح بندگان مقبول بارگاہِ خدا پسری حیات  
 میں مودبانہ تعظیم بدل و جان کرتی تھی اوسطرح اب بعد ممات کی سبب اجتماع  
 خاص ذکر خیر میلاد شریف تعظیماً پیش آتی ہیں اور جملہ حقوق اتباع سنت بتو  
 ملحوظ رکھتی ہیں بخلاف ان بی ادبان و نایبہ طائغیہ کی کہ نفوذ بالمدل شیطانی  
 رجیم عدول حکمرسی و عوی مسری کر کے طوق لغتی پہنتی ہیں اور اپنا گھر جہنم میں  
 بناتی ہیں سچ ہی بی ادب بی نصیب با ادب بالضییب ورنہ کہانا ظاہر طعام فاتحہ  
 مولود شریف اور سننا ذکر میلاد آنحضرت صلعم کا بقدر جائز و سنون کی دست  
 ہی اور اسطرح قیام حضار محفل سے بوقت اجتماع شہادت ولادت آنحضرت  
 کی باتباع و لحاظ سنت قدیمی کچھ قباحات لازم نہیں آتی کیونکہ الاموال الکلیات  
 کی اوی گل کاموں کی منرا و خرافیت آدمیوں پر منحصر ہی ہیں فوسا مائے ان



مقرر جوامع حسنہ کو برا کہتی ہیں یہ اور کی میت بد کا مرقہ ہے۔ اور  
 زیارت جو واجب ہے یوں دوزخ کی واسطی ہوتی ہے قال القاضی کانت الیہ  
 وَاللَّصَّارِ یَسْجُدُونَ لِصُورِ انبیاء لِّهُمُ وَیُحْفَلُونَ فِیْهِمْ فِی الصَّلَاةِ مَحْجُورًا وَفَدَّ  
 اَتَّخَذُهَا اَوْ تَنَاكَ فَاِنَّ لَکَ لِفُتُوْرًا مِّنَ الْمَسْکُوْنِ حَتّٰی ذٰلِكَ اَمَّا مَنِ اتَّخَذَ صَیْحًا فِیْ جَوَّارِ  
 صَلَیْ اَوْ صَلَّی فِیْ مَقْبَرَةٍ فَقَدْ اِلَّا سَتَظْهَرُ کِبَرُ وَجْهِهِ وَصَوْلُ عِبَادَةِ اِلَیْهِ لَا لِتَعْظِیْمِ  
 اَوْ اَللّٰهُ مَجْرُوحٌ مَّحْجُورٌ فَلَا حَیْجَ لَکَ تَرْجِیْهِ یَیْ یَیْ یَیْ دوزخ کی واسطی ہوتی ہے اور  
 اپنی کے اور گردانتی ہے اونکو قبلہ اور متوجہ ہوتی ہے بیچ نماز کے طرف او کی مثل قبلہ  
 پس تحقیق نبایا او نہوں ثابت پس اس واسطی لغت کی گئی تھی وہ لوگ اور منع کی گئے  
 مسلمان مانند او کی لیکن جو شخص پکڑی مسجد مہایہ صالح کی یا نماز پڑھی بیچ مرقہ کے  
 واسطی قصد استظہار روح اوس میت کی اور پھینچا یا عبادت الدکانہ واسطی تعظیم  
 اور نہ واسطی متوجہ ہونی اوس میت کی پس نہیں ہے حرج اوپر اوس شخص کے  
 چنانچہ غزوہ بامد کسی اہل اسلام کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ نبی کو خدا کا بیٹا اور قبر کو قبلہ  
 گردانی بلکہ اہل اسلام کو زیارت اہل قبور کی اس طرح پر دیگر احادیث متواتری اجازت اور  
 حکم ہے عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِی الْمَشْکُوْرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ  
 کُنْتُ لَہِیْمًا عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَاَلَانَ زَوْرُہَا فَاَنْہَا تَرَاهُمْ اَلْغَیْبِیَا



[illegible]



معلوم ہوا ایضا چنانچہ یہ حدیث مشکوٰۃ میں مرفوع ہے روایت بن عثمان  
 من زار قبر ابویہ او احدہما فی کواجمۃ غفرلہ و کتب بوا انتی یعنی فرمایا جس کسبے  
 زیارت کی قبر باپ اپنی کی یا ایک کی دونوں میں سے بیچ ہر جمعہ کی بخشش  
 کیجاویگی واسطہ اسکی اور لکھا جاوے گا وہ نیکون میں اور اس حدیث سے جواز  
 زیارت قبور عورتوں کا ثابت ہے بشرط عدم خبیث و قرع غیر مشروع حدیث  
 عن عائشۃ الصدیقہ رضی قالت کیف اقول یا رسول اللہ تعنی فی زیارۃ القبور قال  
 قول السلام علی اہل الدیار المؤمنین و المسلمین یرحمہم اللہ المستقۃ میں  
 منادو المستأخرین وانا انشاء اللہ بکلام حقون انتی رواہ مسلم عائشہ رضی  
 عنہا سے مروی کہتی ہیں پوچھا میں نے کہ کیا کہوں میں امی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم بوقت زیارت قبور فرمایا کہ تو سلام سوچو پیغمبر امی صاحبہ بستی مومنون  
 اور مسلمانوں کی رحمت کری اللہ تعالیٰ پہلوان پریم میں سے اور پچھلوان پر اور ہم  
 اگر چاہی خدا تمہاری ساتھ ملے گی ایضا حدیث عن عائشۃ رضی اللہ عنہا  
 قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی  
 واضع ثوبی و اقل انما ہونرجی و ابی فلما دفن عمر فواللہ ما دخلتہ الا  
 وانا مشدودۃ علی ثیابی حیاء من عمر انتی روایت عائشہ رضی سے ہے



فرمانی تین مائشہ تھی مین داخل ہوئی تھی مین کہراہی مین ایسا کہنچ اوسکی رسول اللہ  
 دفن کئی گئی تھی حالانکہ مین رکھنی والی تھی کپڑی انہوں کو اور کہتی تھی مین کہ خجائن  
 وہ رسول اللہ خاند میری ہیں اور ابو بکر رض باپ میری ہیں پس تحقیق حسبوقت  
 دفن ہوئی حضرت عمرؓ پیغمبر اللہ کی نہ داخل ہوئی مین مگر درحالیکہ مین لپٹی والی  
 اوپر اپنی کپڑوں انہوں کو واسطہ حیا کی عمر رضی اللہ عنہ اب معانیہ اس حدیث کے مانع بنی  
 قبور واسطہ ذکر کی برطرف بلکہ عورات کو یہی اجازت زیارت اہل قبور ثابت  
 ہوتی ہے جیسکے مقولہ ابو جعفر رض حضرت ابو جعفر محمد باقر سلام اللہ علیہ  
 ابائہ اللہ ام سی روایت ہے فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا زیارت قبر حمزہ می آمد و اصلا  
 و مرمت میکرد و قبر اور ابہ سنگ علامت کردہ انتہی ایضا حاکم از روایت امیر المؤمنین  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ می آرد کہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا ہر جمعہ بہ قبر حمزہ میرفت و نماز  
 میکرد و دیگر روایت آئدہ کہ بعد دوسہ روز قبر قبور شہداء اراحد میرفت و نماز  
 میکرد و دعا میخوانست و گریہ میکرد کہ انی جذب القلوب الی ديار المحبوب  
 اور ظاہر ہے کہ زیارت قبور بموجب قول و فعل المحکم لا یخلو عن الحکمة بلا وجہ  
 و خالی از حکمت و فائدہ نہیں ہے ایک یہ کہ معانیہ زیارت قبور سی انکو یعنی زوار کو  
 موت اپنی یاد آتی ہے اور یاد کرنا موت کا باعث تزکیہ باطن اور مغفرت کا ہی



دوسرے یہ کہ سماعت موتی احادیث دہل سے ثابت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا غلب في قباره تولى عنه  
اصحابه انه ليستمع قرع نعالهم اما مطلقا فيقعد انه ويقول ان  
كنت وتروا في هذا الرجل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی یہ تحقیق بندہ جس

وقت رکھا جاتا ہے سچ قبر کی اور پرتی میں قبری سہماری او سکی القبر شہابی مردہ  
اور جوتیوں ہر اس یون کی اپنی اور آتی میں اوی مردہ کو دو فرشتہ پس شہاد

میں وہ دونوں فرشتہ اوس مردہ کو پس کہتی ہیں کیا کہتا تھا بوجہ اس

اومی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حق میں انتہی اور مطابق اس کے دلیل کافی قولہ

تعالی کے موجود ہی آیت اذ خلوا الا فرعون اشد العذاب النار یعرضون

علیہا غزوا وعسی انتہی اللہ تعالی فرماتا ہی داخل ہو تم تابعین

فرعون سخت عذاب میں آگ دکھائی جاتی ہے اوپر اوکھی صبح اور شام آ

اگر مردی نہ سنتی قول ہمارا تمہارا تو اللہ تعالی صبح و شام عذاب میں داخل

ہونا خاص خطاب کر کے لکھو فرماتا اب چند احادیث بمقدمہ ثواب رسائی موتی

سمت تحریر پائی ہیں گوشت و ہوش سلو حدیث کذا فی شرح الصدور من مر علی القابر  
وقولہ لہو اللہ احد عشرۃ مرتبہ و ہب اجر ہکلا موات و اعطی من الاجر لعلہ



الاموال انتہی یعنی جو شخص گندی اوپر تبران کی اوپر ہی قل الصدوس مرتبہ پختہ  
 ثواب اوسکا واسطہ مزدومی یا جاو گیا او کو ثواب کا ساتھ شمار مزدومی انتہی ایضا عن سعد  
 بن عبادۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ام السعد ما تفتای الصداقہ  
 افضل قال الماء فحضر ابوہ و قال لہذا ام السعد سعیدی عبادۃ ثہا ای رسول اللہ  
 تحقیق مان میری گئی کونسا صدقہ نبی و نبیا بہتری فرمایا رسولی اصلع فی پانی پس کھو دو  
 کنوان اور کہا یہ سبیل واسطہ ام السعد ہی روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی  
 باریضا الصدقۃ والمشکوۃ اور حضرت الثعلب بن شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی  
 قدس سرہ الغیر کتاب التذکرۃ الطالبین میں ترجمہ فرماتی ہیں بحوالہ ۱۰۰ اذین احدی عشرۃ  
 قالہو اللہ وغیرہا من القرائۃ و ذکر ثوابہ و ذکر ما یصلی فیہ و یقول اللہم ان کنت  
 انت بنی علی قراۃ ہذا السورۃ قالی حدیث ثوابہ اصحابہ انتہی یعنی حضرت  
 عوث پاک فی فرمایا یہی قل ہو اللہ اکبار مرتبہ اور دیگر آیات قرآن ہی اور ہونچا و  
 ثواب اوسکا واسطہ تھا قیصر اور حالانکہ یہ کہی کہ اسی بار خدا یا ثابت کیا تو  
 اوپر پڑنی اس صورت کے پس تحقیق یعنی ہونچا یا ثواب اوسکا واسطہ اس صاحب  
 قبر کے اور بیچ کتاب تجنیس کے روایت ہے لوصلی  
 اوصام او اعتق او فعل شیء من التقربات



لیصل ثوابه الى المیت یجوز لیصل الیہ انتہی اگر نماز پڑھے یا روزہ رکھے  
 یا نذر دے کوئی لوندی یا غلام کو یا کری کو نے چنیر واسطہ نزدیک ہونی یا پہونچنے  
 ثواب اس کا طرف مردوں کے جائزی اور نہیجی ہی ثواب او نہیں چہ مردوں کا  
 طرف او نہیں مردوں کی فقط ایضا کتاب شرح برنج کے حدیث کی نقل ہے  
 روی انہ علیہ السلام قال لقد و اموالکم من ملائکة القار و لولشبق تمرّة  
 ولقہد قوا الروح المیت قبل الدفن لیكون ذلك فدية له من یدى ملائکة  
 العذاب انتہی تحقیق آنحضرت صلعم فی فرمایا کہ فدیہ دو تم مردوں اپنے کو  
 فرشتوں قبر سی اگر چہ ادبی کجور ہو اور صدقہ دو تم واسطہ روح مردہ کے اول  
 دفن کرنیسی تو کہ ہو یہ فدیہ واسطہ اوسکی ہاتون فرشتہ عذاب کی ہے اور یہ  
 فتاوی عنایت کی لکھا ہے ایضا لایاتی علی المیت لیلة اشد من الاول  
 فارحموا الموتی کما ترحمون الحیة من الصدقة انتہی نہیں آتی ہے اوپر میت کی کوئے  
 رات سخت زیادہ رات اول سی پس رحم کرو واسطہ مردوں اپنی کے ساتھ  
 کسی خیر کی صدقہ سی فقط ایضا حدیث عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قل قال  
 رسول اللہ صلعم ان اللہ یدخل علی اهل القبور من دعاء اهل الدرض امثال  
 لعیالہ وان ہدیة الاحیاء للموات الاستغفار لہم انتہی تحقیق کہ اس



داخل کرتا ہے اور صاحبون قبروں کی دعا اہل زمین کی مانند پہاروں کے  
 اور تحقیق تحفہ زندون کا واسطہ مردوں کی استغفار ہی فقط اسیہ آیت  
 مَا أَهْلَ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ بمقدمہ مانعت رسم ذبیحہ کفار نازل ہوئی تھی کہ کفار نام نہ  
 وغری لیکر جانور ذبح کرتی تھی لہذا وہ مذبح بیک حرام ہو جاتا تھا نہ یہ مانند  
 مسلمانوں کے کہ جانور صدقہ عقیقہ قربانی یا فاتحہ میت ساتھ تکبیر بسم اللہ  
 کی ذبح کریں اور اتباع سنت ابراہیم خلیل اللہ ملحوظ رکھیں پس جو چیز جائز کہ ساتھ  
 نام اللہ کی شروع کیا وی کس طرح حرام نہیں ہو سکتی ہے مثال لحم ذبیحہ فاتحہ ساتھ  
 غیر اللہ کی دینا محض بجا و مغالطہ ہے کیونکہ فاتحہ عبارت اور مراد خاص او پیغمبر ہی  
 ہوتی ہے کہ ایک شخص نے کوئی شے ماکول الطعام وغیرہ کو بقدر وسعت خود طلب  
 کر کی یہ نیت نذر اللہ اور طفیل محمد صلعم کے بعد ختم آیات قرآن ثواب اوسکا  
 فلان بزرگ یا میت کی ارواح پہنچایا اور محتاجین کو کھلا یا تو یہ امر کس طرح غیر  
 میں داخل نہوا اور اگر بقول طاعیہ یہ امر غیر غیر اللہ میں شامل ہو جاوی تو جانور ذبیحہ  
 عقیقہ کہ دانت کی بدلی دانت انکہ کی بدلی انکہ کان کی بدلی کان غرض کلشی موجود  
 جامہ انسانی کا اس طرح نام لیکر جانور عقیقہ ذبح کرتی ہیں اور بعد انتقال آنحضرت  
 صلعم کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سو شتر لے دی اور بعد وفات حضرت



سو قرص نان بالیصال ثواب تقسیم محتاجین ہو و غیب الی الدین داخل ہوا  
 اللہ بالکل قول و فعل و تابہ طغیہ غلطی ہرگز یہ نہیں غیر الدین داخل نہیں اور اگر  
 کوئی شخص بامتیاز و اظہار سبائی کہ میان چلو خاتقاہ کی مسجد میں نماز پڑھیں یا حج پورے  
 مسجد میں عبادت الہد کرین یا کسی نئی چند جگہ حلال کر کے بالیصال ثواب اہل بیت  
 تقسیم کی دیکھو کہ غیر اللہ ہی اور عبادت اللہ باز کی تو تحقیق اسکو پیر و شیطان  
 کر کی اسوقت لا حول و لا قوت الا باللہ پڑھنا چاہے کہ تمام مجتہدان فرستہ  
 محدثہ اپنی کتابوں میں بموجب کم خدا و رسول تاریخ و اشعنان کو بوجہ تزلزل احلال  
 جناب باری تعالیٰ واسطہ ملاحظہ اعمال مخلوق و تقسیم از او سال عام کی بہتر اور فضل  
 کہیں اور اسدن کو روزہ نقل رکھنی اور سبکو بقدر وسعت سوای سود و فضیلت پر  
 کر نیکو واسطہ خیرات مہرات و عبادات بدنیات و مالیات کا علانیہ حکم دین اور  
 افویزیات براہ تعصب و عداوت کے خاص اوس بات متبرکہ کہ کو باوجود قدرت و  
 استطاعت کے غلط کر کی دوین روز بعد ایجاد نہ مخالفانہ بکرت مذہبی صرف کرین  
 اور حصول نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں پس ہی مخالفت پیغمبر خدا صلعم و حق الہی دین  
 جو فی ہی ایضا حدیث فتاویٰ اور جہدی و کان یوم الثالث من وفات ابیہم  
 صلعم معاً و ابوہم غفاری عند اللہ صلعم مرقہ یکسہ و لہن ویدہ مخیان



من شيعار فوضعهما عند النبي صلى الله عليه وسلم فقر الفاتحة وسورة الاخلاص ثلاث  
 مرات الى ان قال رفع يداه ومسح به وجهه كامل ابي ذر ان يقسمها قال  
 النبي ثواب هذه لابي ابراهيم انتهى يعني تيسري دن وفات ابراهيم سپر خباب  
 صلى الله عليه وسلم کی ابو ذر صحابی کجویرین خشک لائی اور دودھ اوس میں پیا  
 جو کی پٹی ہوئی تین پہر کی رکھیں وہ روٹیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیکر الحجر  
 اور قل تین بار اور دودھ و لون لائے اور ٹھانی اور منہ سے لے اور کہا بخشا  
 یعنی اسکا ثواب اپنی بیٹی ابراہیم کو فقط اور مطابق اسکی اللہ تعالیٰ قرآن میں خود  
 ارشاد فرماتا ہے آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَالَهُمْ كَالْمَصَرَّةِ كَعِنْدِ  
 رَبِّهِمْ يَرْزُقُونَ فَرَحًا يَمَّا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِاللَّيْنِ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ  
 انتہی نہ جانو تم اوان لوگوں کہ ماری گئے ہیں بیچ راہ اللہ کے  
 مردہ بلکہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنی کے کہ لائی جاتی ہیں خوشی کرتے  
 ہیں سبب اوان چیزوں کے کہ دیا اللہ نے اوانکو فضل اپنی سے  
 اور خوش خبری پائی ہیں ساتھ اوان لوگوں کے کہ نہیں لاحق ہوئے  
 فقط کوئے یوتون یہ منجھی کہ یہ آیت خاص بیچ حق شہیدوں  
 کے ہے کیونکہ اللہ لفظ فی سبیل اللہ



فرمایا اور سبیل اللہ کے دو اقسام ہیں ایک وہ کہ جہاد میں مایہ سجاوین  
دوسری یہ کہ نفس کشی سی اس واسطے فرمایا پیغمبر خدا صلعم فی حدیث رجعتنا من  
الجهاد الا صغری الی الاکبر انتہی یعنی جب مراجعت فرمائی آنحضرت صلعم نے  
غزوہ تبوک سی فرمایا پیری ہم جہاد چھوٹی سی یعنی قتل کفار سی طرف جہاد بڑی  
یعنی نفس کشی کی پس دیکھو کہ نفس کسی کو پیغمبر خدا صلعم فی جہاد اکبر قرار دیا یا نہیں  
الغرض جبکہ آیات و احادیث صحیحہ سی تعیین سال نابز زیارت قبور و ایصال  
ثواب عبادات مالی و بدنی و سماعت موتی بخوبی ثابت و تحقیق ہو چکی اور  
رسول مقبول فی خود فرمایا ہے حدیث الا ان رجعتنا من شهر الله وشعبان  
شہری و رمضان شہر احق انتہی یعنی خبر دار ہو مہینہ رجب کا خدا کا ہی او  
شعبان مہینہ میرا اور رمضان مہینہ میری امت کا ہی وجہ اس مناسبت مشہور  
ندکور کے ذہن ناقص میں یہ گزرتی ہے کہ ماہ رجب میں جو شب معراج  
آنحضرت کو ہوئی یعنی اللہ جل شانہ فی اپنی حبیب خاص سراپا اخقصاص کو  
شدت اشتیاق میں طلب فرمایا اس واسطے ماہ رجب کو اپنا مہینہ قرار دیا  
اور ماہ شعبان میں شب برات واقع ہے جس میں کل نامہ اعمال امت کی رد و قبول  
آنحضرت پیش کو جاتی ہیں اس واسطے ماہ ندکور کو آنحضرت سی خصوصیت دی گئی



اور ماہ رمضان میں چونکہ لیلۃ القدر اور عام شبِ اجابت دعا ہوئے ہیں  
 اور اسی میں نزولِ قرآن ہوا اور تخفیفِ غلاب اور کشادگیِ ابوابِ رحمت  
 اشیانِ خیر الوریٰ پر ہوتی ہے لہذا اس کو امتیازِ امام است خود قرار دیا  
 حالانکہ خالقِ مجملہ شہور و دہور کا خداوندِ کریم ہے نہ کہ رسولِ خدا اور است  
 انوکھی پس اسطرح اگر ہر سالِ عرسِ بزرگانِ مذکور اسد مقرر کیا جاوی یا کسی  
 تاریخ و ماہ میں کسی بزرگ کی فاتحہ مثل فاتحہ حضرت شیخ محمد الدین عبدالقادر جیلانی  
 قاسم مہر کہ جن کے شان میں یہ مضمون واقع ہے ہذا قد می علما  
 رقبۃ کل اولیاء اللہ عمل میں آوی تو غور و باسد اس سے کچھ شرک علیہ  
 حال نہیں ہوتا اور استغانت و استمداد و شفاعتِ انبیاء و اولیاء اللہ حق ہے  
 اور منکر اوسکا کافر مطلق جیسا کہ خداوندِ کریم نے اپنی حبیب کے بشارتِ شفا  
 میں یہ سورت نازل فرمائی آیت وَالصَّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّ عَلَیْکَ رُبُّکَ  
 وَمَا قُلٰی وَلَکَ خِزْرٌ مُّخِیْرٌ لَّکَ مِنْ اَدْوٰی وَکَسُوْفٌ یُّعْطِیْکَ رُبُّکَ فَرَضٰی  
 فرمایا خداوندِ کریم نے یعنی نہ چہرہ و دشمن لپکا تجھ پر و دگاری بلکہ روز بروز  
 ترقی تیری منصبوں کے ہونی ہے اور آخرت میں یہ بہتری ہو گے  
 کہ جیسا دنیا میں تو حکم اللہ تعالیٰ کا سجالا کر رضا و سکئی دہو نہ تا ہی اسکی بدلی



عجبتی میں وہ تیری رضا مندی ڈونڈیگا اور تو جو چاہیگا وہ معطی عطا کر گیا ہر آنکھ  
 کہ خرسند ہو جاوی تو فقط ہمیں سنا آنحضرت صلعم فی فرمایا حدیث اذا لاد صلی  
 اولہا صلی فی اللہ یعنی نہ راضی ہو نگاہ میں یہاں تک کہ ایک کلمہ گوئی کہ میت  
 کا دوزخ میں باقی رہ جاوی غرض شفاعت جناب رحمۃ اللعالمین آیات و  
 احادیث صحیحہ سی محقق ہو چکی باقی رہنا مقدمہ تہا دو کی جواز میں یہ آیت  
 موجود ہے آیت قَالَ اللَّهُ هُوَ مَوْلَاةُ جِبْرِيلَ وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمْلَئْكَ  
 بَعْدَ ذَلِكَ خَيْرًا یعنی اللہ تعالیٰ مددگار رسول کا ہے اور جبریل اور مثل  
 حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ یاساری اصحاب  
 الہی اور فرشتہ زینون اور آسمانوں کی رسول اللہ کی مدد کرتے ہیں فقط  
 حدیث فقال رسول اللہ صلعم ہذا تنصرون وقرنوا الا بضعفائکم رواہ البخاری  
 انتہی یعنی فرمایا آنحضرت صلعم فی نہیں مدد کی جاتی ہو تم اور نہیں زرق دئی جاتی  
 تم مگر ضعیفون اپنی سے ایضاً عن ابی الدرداء عن ابی بنی صلعم قال ابغوا  
 فی ضعفائکم فانما اوتزقون او تنصرون بضعفائکم رواہ ابوداؤد انتہی یعنی فرمایا  
 آنحضرت صلعم فی طلب کرو تم مجھ کو پیچ ضعیفون اپنی کی اور تحقیق زرق دئی جاتی  
 اور مدد کی جاتی ہو تم ساتھ ضعیفون اپنی کے ایضاً عن امیہ بن خنیس عن عبد اللہ بن



عن النبي صلعم انه كان يستفتح بضعاء كليك المهاجرين (فراة شرح الستة)  
 یعنی تحقیق مختصر صلعم فتح طلب کرنی تھی ساتھ فقرائون مہاجرین کے فقط  
 لہذا (شفاعت عثمان رضی اللہ عنہ حدیث قال رسول اللہ صلعم لیسوا  
 لشفاعتہ عثمان سبعون الفا کلہم استوجب النار المجدبة بغير حساب  
 انتہی فرمایا رسول خدا صلعم نے النبیہ داخل ہو گئی ساتھ شفاعت عثمان رحمہ  
 شترنہ ار آدمی ایسی کہ لایق دوزخ کے بہشت میں بی حساب فقط اور  
 حصن حصین میں یہ حدیث واقع ہے کہ وقت حاجت کی دو رکعت نماز  
 نقل چکر یہ دعا پڑھی جسکی یہ الفاظ ہیں حدیث یا محمد اے اللہ جہت بلکہ  
 الی ربی فی حاجتی ہذا لتقضی لے انتہی یعنی یا محمد صلعم بدستیکہ میں نے  
 مونہ کیا تمہاری وسیلہ سی طرف پروردگار کی پیچ حاجت اپنی کی جو یہ ہے  
 تاکہ برائی جاوے حاجت میری فقط اور دوسری حدیث مطابق اسی مضمون کے  
 کتاب حصن حصین میں یہ موجودی حدیث اعیون یا عباد اللہ انتہی یعنی  
 اے بندو اللہ کے بدوکر میری ایضا استسقی الامتک اے رسول اللہ  
 میں نے یہ سوا واسطہ کے اور کتاب شرح زبیر بن روایت کرتی ہیں روایت  
 از ملا علقاری اذا تجاوت فی الامن فاستعین من اهل القبور یعنی جب حیران ہو



۲۸  
تم بیچ کاموں کے پس مدد چاہو تو ہر دن سے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی آیت  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقْضُوا تَكْلِيفَ الْوَعْدِ لَكُمْ لَسْتُمْ مَوْمِنِينَ  
لہی اور دُور ہوؤ و تم طرف اللہ کی وسیلہ فقط معاذ اللہ اگر قبول و تابہ  
طاغیہ کی شفاعت و دستگیری انبیاء و اصحاب و شہداء و صالحین اور اس امت کے  
حافظ قرآن و دہ و پیتی چون مسلمانوں کی باوجود ہونی قرآن و حدیث کی  
غیر صحیح اور ناجائز متصور کیا وی اور بعد انتقال بزرگان دین سلسلہ بیعت  
قطع ہو جاوی پس اتباع قول و فعل علماء وقت و طریق پیری و مریدی  
اختیار کرنا کیا ضروری بلکہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کہنا فضول  
منفرد بالہد زیر کہ برخلاف قول منکرین بہین امید مغفرت و صلاحیت شفاعت  
حاصل ہی پس قول و تابہ طاغیہ محض غلط اور سخن بی اصل ہے بلکہ شفاعت  
و کرامات انبیاء و اولیاء اللہ حق اور طریق پیری و مریدی اصدق ہے بموجب  
آیت کریمہ قَوْلَهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ  
أَيْدِيهِمْ انہی تحقیق وہ لو کہ بیعت کرتی تیری ہی اسی محمد صلعم خزانہ بیعت  
کہ وہ بیعت کرتی ہیں اللہ کو ہاتھ اللہ کا اوپر ہاتھوں اولوں کو گونگی ہے فقط  
بیشک ذریعہ اولیاء اللہ سے استدعا و مطلب کرنی میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا



کیونکہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی خطا دیرینہ بطفیل شفاعت آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو فرمائی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوئیں قرنی سے  
 واسطہ دعا مغفرت امت اپنی کی ارشاد فرمایا بموجب حدیث عن عمر  
 ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلا یا تیکم  
 من الیمن یقال له اوئیں من لقیہ منکم فلیستغفر لکم رواہ مسلم  
 فی المشکوۃ یعنی عمر ابن الخطاب سی روایت ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ  
 آویگا ایک شخص پائیں تمہاری مین سی نام ہوگا اوسکا اوئیں پہر جو شخص ملاقات  
 کری اوسکی تمہاری مین سی پس بتدعائی مغفرت کرای واسطہ اپنی فقط  
 ایضا حدیث عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 خیال التابعین رجلا یقال له اوئیں ضرورہ فلیستغفر لکم رواہ مسلم  
 ذکرہ فی آخر المشکوۃ یعنی عمر ابن الخطاب سی روایت ہی کیا کہ شامینی رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین تابعین سی ایک شخص ہے کہ نام ہوگا اوسکا اوئیں کہ اوئیں سی کہ دعا  
 مغفرت کی مانگی واسطہ تمہاری روایت کیا اسکو مسلم نے فقط پس یہ طریقہ  
 سنون قدیم ہی نہ مثل کل جدید لہ یذہب ان نظر کیا تجب کہ جو  
 خداوند کریم فی سہرا انجام بعض امورات کو بہت بزرگان طریقت کے منجھ فرمایا ہو



سواور تیر بطریق تحفہ نیاز و اخلاق کوئی چیز پیشکش کرنے بزرگان میں کچھ  
 قیامت لازم نہیں آتی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مشکوٰۃ شریف کے  
 مروی ہے حدیث قال کان اذا مر اذ اول ثمرۃ جاورہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فاذا افقذہ قال اللہم بارک لنا فی ثمرنا الخ یعنی صحابہ کی یہ عادت تھی کہ جب  
 نیاپیل انکی ہاتھ آتا تھا تو اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
 کرتی تھی آپ اسکو الی رک رک کر یہ دعا مانگتی تھے کہ یا اللہ اس میں برکت دو  
 جیسی ہم کشتی میں یا الہی اسی بخش اور دوسری حدیث یہی عن ابی ہریرۃ  
 قال لما کان یوم خروۃ البتوک اصابت الناس بجماعۃ فقال عمر فیا رسول اللہ  
 ادعہم بفضل اذوادہم فداع اللہ یوم علیہم بالبرکۃ فقتال  
 نعم فدعا بنطع قبسطہم دعاء بفضل اذوادہم فجعل الرجل یحیی بکف  
 ذرۃ ویحیی الاخرۃ بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیء لیس فی دعاء رسول  
 اللہ صلعم بالبرکۃ انتہی یعنی جہاد بتوک میں جی آدمی بہو کے رہی لگی حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلعم کچھ کہنا یا بچا ہونگو الی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 منگوایا اور اس کو چادر پر رکھا اور ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا الہی اس میں  
 برکت دی تاکہ یہ کہنا زیادہ ہو جاوے جیسا کہ ہم مسلمان قدیم دسترخوان پر



رکھ کر دعا مانگتی ہیں کہ الہی اسکا ثواب میت کو پہنچا اور اوس کو بخش اور  
 بعض اشخاص اپنی عقل سی گھر کر گیتی میں ہیں کہ بعد حضور طعام توقف کہانی  
 میں منع ہے کس واسطہ کہ فاتحہ پڑھیں میں دیر ہوئی ہی یہ بات ان کی بچیدہ  
 بی منی ہے اول یہ کہ الہی دینی والینی کہلانی کی نیت نہیں کے ہی بلکہ طعام  
 اوس نے رکھا ہی کہ بعد فاتحہ کہلاؤ گا پس درنصورت کہانی میں قبل از  
 فاتحہ مبادرت کرنی داخل تصرف و غضب اور مال جائز نہیں ہی دوسری  
 کہ الہی مشکوٰۃ سی حدیث گزری ہی کہ آنحضرت فی نیاپہل رکھ کر اوس کے  
 سامنی دعا مانگی مجہدہ کہایا وجہ تیسری یہ کہ جناب رسول فی سچا سوا تو شہ سفر کا  
 منگوایا پھر دعا مانگی بعد اوس طعام کو استعمال کیا کما صر العاقل تکفیدہ  
 الاشارة والمعاند لا یکفی له الف آیت یعنی عاقل کو کفایت کر ہی ایک اشارہ  
 اور دشمن کو نہیں کافی ہونی ہر از آیتیں۔ اور یہ جو بعض نو مسلمانان  
 طعام شب برات وغیرہ بتائید اس حدیث کی من تشبہ بقوم فهو منهم  
 کفار کی طعام پوجہ وغیرہ سی مشابہ کیا ہے محض کم فہمی کے راہ سی ہے  
 بدنیو جہ کہ یہ حکم مشابہت نامہ بطور پوشاک و رسم عبادات و طرز خوش کفار و  
 ہی نہ بقدر وسعت صرف واسطہ انسداد و خیرات مسنونہ کی بنیاد اول کو نے



قوم کفار خاص بتاریخ گذار شعبان و بروز عرفہ و عید الفطر کے کہ جہنم و مسلمانان  
 کو بقدر وسعت واسطہ کرنی عبادت و خیرات مہربان و شکر عطایات پروردگار  
 حکیم ہی عبادت و خیرات مہربان مانند مسلمانان کی نہیں کرتے ہیں اور اگر  
 اندون میں وہ لوگ بھی ہم شکل مسلمانوں کی عمل کریں اس صورت میں  
 مومنین کو زیادہ تر مطمئن و مسرور ہونا چاہی کہ فی الجملہ کفار کے دل میں  
 خدائی بومی اسلام پیدا کری نہ یہ کہ بر شک و عداوت کفار اپنا کار خیر  
 چہرہ دین بموجب مثل سندھی کہ پرائی شکون پرائی ناک کٹائی اور اگر یہ متناع  
 بنمیاں قشایہ اس بات کے ہی کہ کفار بہت عمدہ لباس پہنی اور تحفہ کہانا کہانی اور  
 جو روپیجی رکھتی ہیں مسلمان بھی عمدہ اکل و شرب و تزیوج و ملاپس کرنا ترک  
 کریں تو معاذ اللہ گویا انہوں نے کفران نعمت پروردگار کیا اور چون کہ کفار  
 مقام کاشی جاتی اور آب گنگ لاتی ہیں مسلمانان بھی کعبہ جانا اور آب زمزم لانا  
 چہرہ دین اور شرف حصول زیارت کعبہ سی محرم و ربیع کیونکہ یہ تثنیہ نامہ ہے  
 تو استغفر اللہ کیا بدترین طریق اسلام بطور و تابعیہ طاغیہ نجدیہ کی ایجاد ہوا  
 جو کفر از کعبہ بنخیر و کجنامہ مسلمانی و مصداق اسحال کے کیا خوب مثل یاد آئے  
 فرمیں المطر قد تحت الجناز اب یعنی بہا کا بارش ہی اور کٹر ہو انجی پر نالہ کے



انکار کیا فی حق می اور کہو یاد وجوب تقلید امام اعظم کو اور سلسلہ نقشبندیہ  
 و حشمتیہ و مجددیہ و صحابچہ الشہ بلکہ ساری ایمان کو الحاصل غرض و مراد ان  
 و ماہیہ طانیہ کی بحالت وجود کی منافعت بخت طعام شب بہات و دیگر خیرات بہر  
 بجز اسکی اور کچھ نہیں معلوم ہوتی ہے کہ یہ لوگ جو باہنجل جسیا سلسلہ رانی صحبت اغنیاء  
 حصول زر کر رہی ہیں تو انکو بالضرور استباک آشاک اور بخل آتا ہے کہ یہہ پیسا  
 بہی جو بذریعہ بخت طعام خیرات مہارت کی اغنیاء کا حاصل ہای محتاجین  
 و مساکین کو خرچ ہوتا ہی اور فیض عام پہنچائی کہ یہ طرچ بھیلہ انظار بیجا نیست کہ  
 وہ خرچ نہونی پاوی اور کل رقم وافر ماری تاہہ اوی اور شاید کہ یہ فرقہ محدثہ  
 جو فاتحہ طعام پہلے کرتی ہیں نوشاید کہ یہہ لوگ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کہان  
 لکھائی ہوگی اور اگر باتدار و آغاز بسم اللہ طعام تناول کرتی ہیں تو سعاد اللہ شاید  
 کہ فرقہ محدثہ کی تردیک بسم اللہ بقرآن ہی ثابت نہیں ہے اور اگر بسم اللہ بقرآن  
 قرآن میں داخل صحیح و درست ہی پس مطلب فاتحہ طعام حاصل ہو بموجب  
 قول سعدی علیہ الرحمۃ کی شعر  
 ابر باد و ماہ و خورشید و فلک کما اندہ تا تو تمانے  
 کف آری و بقعات تھوری ہم ہی فاتحہ حاضر طعام سی مراد ذکر اللہ و بطیفیل  
 محمد صلہ ثواب روح فلان حیات کہتی ہیں اور کچھ غرض و مطلب نہیں ہے



اس موقع پر قول تجہ صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کی شان میں درست  
 اور صادق آتا ہی حدیث یکون فی امۃ الزمان دجالون کذابون یا تونکہ  
 من الاحادیث بما کہ یسمعونہ ولا ابا لکم فایاکہ وایاکہم لا یضلوکم  
 ولا یفتنونکم والا صلیع روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی یعنی فرمایا رسول  
 صلعم فی کہ ہونگی آخر زمانہ میں فریب دینی والی جو ہڈیلاو نیکی تمہارے پاس  
 باتیں کہ نہیں سنی تھیں اور تمہاری باپ دادانی ہیں بچو تم ان سے اور  
 بچاؤ ان کو آپ سی گمراہ کریں گی تم کو اور فتنہ میں ڈالیں گے تم کو فقط اللہ تعالیٰ  
 اپنی حبیب کی امت پر رحم فرمائی اور ان کی فکر و فریب سے بچاؤی ۔ چنانچہ  
 بانعام الہی کتاب دیگر الموسوم ہدایت المحدثین المنکرین مولود شریف و  
 امانت و ستاد و ثواب رسائی موتی و زیارت اہل قبور مفضل مختصر یہ چھپکر  
 نو مسلمان گمراہ کو تیار یا نہ ہدایت راہ راست پر لاؤ گی اور غالباً آئندہ ان کے  
 انوائی سی کسی کو گمراہ نہونی دیگی فقط ۔ اولاً نو مسلمانوں کو واجب و لازم  
 ہی کہ اپنی تین مقلد اور پیرو کسی ایک امام کا ائمہ اربعہ سی ظاہر کریں اور مطابق  
 اوسکی مشک پکڑیں خود رو ہونا کام کی بات نہیں ہے کہ گاہی و پر وہ تو ایضاً  
 و تقلید عبدالوہاب بخدی کی جاتی ہے اور بعد میں اوسی سے انحراف



ہوتا ہی کیونکہ یہ بات بموجب حدیث صحیح کے ثابت ہی مثال

علیہ السلام یكون آخر زمان رجل يقال له نoman ولي عني يابى

حنيفة يحيى الله تعالى على يديه دينى وسنتى انتهى مینی ہوگا آخر وقت میں

ایک مرد نام رکھا جاویگا اوسکا نoman اور کہنت ہوگے اوسکی ابوحنیفہ زندہ

کرے گا اللہ تعالیٰ اوسکی ہاتھوں میں میرا طریق میرا فقط اور درباب

تعمیم سادات و خلوص محبت اہل بیت اس طرح پر عمل کرنا چاہی حدیث مشکوٰۃ

قال ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل ذریئہ کل نبی فی صلبہ

و جعل ذریئتی فی صلب علی ابن ابیطالب انتهى فرماتی ہیں بنی صلعم تحقیق

پیدا کی اللہ بنی اولاد میری کے پیچ پشت اوسکی کے اور گردا لے اولاد

میری پیچ پشت اور ابن ابیطالب کی فقط اور حدیث دیگر میں وارد ہے

حدیث حب اہل بیتی مثل سفینة نوح من رکبها نجى ومن تخلف عنها غرق

یعنی یعنی دوستی میری اہلبیت کی مانند کشتی نوح علیہ السلام کی ہے جو سوار

ہوا اوس میں یعنی اہلبیت دوستی و محبت کی پس نجات پائی اور جس نے خلاف کیا

اوسے ڈبو یا اور فرمایا آنحضرت صلعم فی حیث کر صا و قمر اولاد دے

الصالحون اللہ والطالحون لى انتهى یعنی نیک کی کرو اور قویہ کرو میرے



اولاد کے جو اونین نیک ہیں واسطہ المدکی اور جواون میں بدکار حسین  
اونکی تحریم اسلیٰ کرو کہ وہ میری ہیں فقط اور فرمایا اختبرت صلعم نے حدیث

من رای اولادی دکه یقم قیاماً ابتلاہ بیلہ لا دواء لہ

انتہی فقط جس کسینی دیکھا میری اولاد کو اور نہ کٹر اسواسر وقد پس مبتلا  
کر کیا اللہ تعالیٰ اسکو ایسی بایں کہ نہیں دوا اسکو فقط اور علوی درجات اختف

صلعم کی یہ حدیث واقع ہے عن ابی بن کعب عن النبی صلعم قال اذ کان

یوم القیمة کنت امام المسلمین وخطیبهم وصدیق شفاعتہم وغیرہ

انتہی یعنی بن کعب فی روایت کے پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرمایا جب سو گاہن میت کا

ہونگا میں پیشوا رسولوگا اور خطیب اونکا اور بخشوا فی والا اون مسین

یعنی بخشش آپچی ماتہ ہوگی بدون فخر کر میں ان بابون سے

کچھ آپ کو مختصر نہیں ہے فقط بعونہ تعالیٰ تمام ہوئی کتاب تحفۃ المسلمین بحواب

غوایت المتبدین تباریخ چودہویں ماہ شوال ۱۲۸۴ھ ہجری نبوی یوم و شبلیہ کو حساب

علم و فضل کے خدمت میں التماس ہے کہ جس جا پر اس کتاب میں سہو و خطائی راہ پائی ہو

ساتھ اصلاح کی درمست کریں اور بعد ملاحظہ کما یبغی کتاب مذکور کو اپنے منہر و تحفظ

مسند فرما دیں اور خاکسار کو بدعا معصرت یاد آکرین فقط تمام شد



مار یہیم کہ موافق لدنی اور حقیقہ اثنا عشرہ دین شاہ عبدالعزیز صاحب نے  
 کسی جاچ محض مولود و زیارت قبور فاطمہ و درود کی ممانعت نہیں لکھی ہے بلکہ تحفہ  
 اثنا عشرہ کی صفحہ تین سو گیسٹ میں محبت اہل بیت اور عبادت مالی و بد نے  
 فاطمہ و درود کو مستحسن لکھا ہے اس حسب طرح حوالہ محبت بد نصیب اس بارہ میں محض  
 دروغ بی فروغ ہی اسی طرح اوسکی کل تحجیر و تقریر و اسیات کو قطعی محمول بکذب  
 و مضور کرنا چاہی کیونکہ تہمتی نمونہ و وارسی کافی و وافی ہوتا ہے ہر چند کہ دیگر  
 عدد بار وایت و احادیث کتب معتبرہ ہی اثبات مولود شریف اور جواز عرس  
 مشائخ مثل کتاب معات و ابتداء شاہ ولی اللہ صاحب سمرہ و ادیب مولوی ایل  
 صاحب مرحوم کی بخوبی ظاہر و ہریدہ ای ہے مگر اس سالین بنیال طوالت تحجیر  
 مختصر لکھا گیا اگر کوئی منافق بالفعل قول فعل بکتاب جناب مغفور کہ عید  
 صحیح و نادرست بیان کری تو وہ خود محمل و نافرہم ہے کیونکہ فی زمانہ کوئی شخص  
 محقق و متقی زیادہ مانند شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالعزیز صاحب  
 مرحومین کے نظر نہیں آتا ہے پس انہوں ہی راہ خدا طرہ خواہ  
 تحقیق و دریافت کر کے اختیار کے تہی کہ جن سے آج تک فیض  
 عام جاری اور ماسوائی آدمی مناصبت عند اللہ و درجات فنا فی اللہ

اور نسخہ غایت المرام  
 مولوی سلامت الدین صاحب  
 اور نسخہ مائتہ الضلین  
 مولوی اکبر الدین صاحب  
 اور نسخہ سیف المسکون  
 مولوی محمد فضل الرسول  
 صاحب مدنی صاحب  
 اور نسخہ نور العین مولوی  
 قلندر علی صاحب  
 اور نسخہ فادری  
 مولود صاحب اور نسخہ  
 تکریم شریک الملک مولود  
 عبداللہ صاحب اور  
 اخراج عبدالوہاب صاحب  
 نسخہ تحفہ تجلیہ و نور  
 سے باتفاق مولوی  
 تمام علماء کہ وہ  
 و درجہ ہندو  
 و کلند و ہندو



کہ جکا اعادہ ذکر و بروی ان تیرہ باطنون کی کرنا فعل محبت ہی ثبوت علوسے  
مراتب بزرگان مذکورہ بالا میں سند و ادہ پیری مولوی اسماعیل صاحب دلیل

ہیں فقط تمام شد

# مختصر

الحمد والمنة کہ کتاب تحفۃ المسلمین بحواب

نوعائے المبتدین بصحت تمام اختتام

کو پونچی اور مطبع حسنی میں با تمام

حسن خانگی طبع ہو

بعد ملاحظہ رسالہ مذکور کی یہ چند سطریں جمیع مسلمانان کی رفع شک و اتمام حجت

منکرین کی تحریک کیاتی ہیں زیارت قبور مرد و زن کو اور عورتوں کو بشرط عدم

جنس و فرج و عدم انکشاف ستر اور محفل مولود بشرط عدم موجودگی منکرات

چنانچہ دلیل جواز ہر دو کی پیچ مداح البنوت اور فتاویٰ شیخ جلال الدین سیوطی

اور مواہب لدنی اور قول مولوی اسحاق صاحب ثابت و ظاہری اور ثواب

رسانی فاتحہ و درود و برای موتی و ایصال ثواب و دیگر اقوال صاحب خیر ایتہ



الروایت اور تفسیر غزیری اور قول مولو کے اسمعیل صاحب سی بیح  
 صراط المستقیم کی اور جواز ایصال ثواب علو اشب برات کا اور تعین ذلکا  
 اور ثواب طعام گیارہین حضرت غوث الثقلین قدس سرہ العزیز کا بشرط  
 رفع شرک جائزی اور منع کرنوالا اوسکا بدعتی اور خارج اہل سنت و الجماعت  
 ہی اور یہ جو انکی کلام سی ثابت ہوتا ہی کہ زیارت قبور سی قطع منع فرمایا غلط محض  
 کیونکہ جس حدیث کو انہوں نے تائید قول اپنی کی اگر انا ہی لعن الرسول صلعم  
 علی زیارت القبور یہ انکی مخالطہ ہی اور سر اسیر فی فہمی اسلمی کہ اس حدیث میں  
 فی الجملہ مانعت زیارت قبور عورات کو مستنبط ہوتی ہے نہ کہ مردوں کو فہم ایہ  
 حدیث منسوخ ہی بحکم حدیث مشکوٰۃ فالان زور دھا و دیگر حدیث کا لیشہ  
 ادخلوا بیتی الذی سی اور استمداد و اعانت اولیا الدین ہو بھی حکم حدیث موجود  
 حصن حصین اعیونی یا عباد اللہ اور شیخ عبد الحق فی بیح ترجمہ  
 مشکوٰۃ شریف اور بیح جذب القلوب کے اور شاہ عبدالغیر نے بیح تفسیر  
 سورہ الحمد وغیرہ کے درست لکھا ہے بشرط عدم استقلال فقط

دار و امید محمد یحییٰ محمد یحییٰ		سید بی بی الدین سید با بیحین
--	---	---------------------------------